الْعَامُ الْهِجْرِيُّ الْجَدِيدُ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ إِلَيْنَا خَيْرَ الْبَرِيَّاتِ، وَخَتَمَ بِهِ الرِّسَالَاتِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾.

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان! نئے ہجری سال کا آغاز ہوا چاہتا ہے، اِس موقع پر دل کی گہرائیوں سے ہم آپکو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور رب تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اِس نئے سال کو ہمارے لیے، ہمارے وطنِ عزیز کے لئے، اور ہماری دانشمند قیادت کے لیے نعمتوں اور برکتوں سے بھرپور بنائے، کامیابیوں و کامرانیوں کا حامِل بنائے، اور اِس سالِ نَو کو سارے عالَم کے لیے اَمن و سلامتی، اِستحکام و اطمینان کا سال بنائے. **تو آیئے!** اِس مبارک موقع پر، ہم اور آپ، جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُعَطّر سیرتِ طیّبہ کے دَرَخْشاں اَبواب میں سے ایک روشن باب میں غور وفکر کرتے ہیں، یہ باب آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی ہجرتِ مُبارکہ کا وہ عَظیم سفر ہے، جو در حقیقت اِیمان کو تقویت و رُسُوخ دینے،

اَعلی اَقدار کو فَروغ دینے، اِستحکام واِستقرار کو پائیدار بنانے، سلامتی واِطمینان کو عام کرنے، اور وَطَنِ نَو کی تَعمیر کا سفر تھا.

جی ہاں، میرے بھائیو! اِس یادگار سَفَرِ ہجرت میں آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی سیرتِ طیّبہ، اَعلی اِنسانی اَقدار کی تعمیر کا ایک عظیم مَظہَر تھی، اِسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قدَم رَنجائی فرماتے ہی چار عظیم اَقدار کی طرف اُمَّت کی رَاہنُمائی فرمائی، اور اُنکی پہلی اِینٹ وبُنیاد سَلام کو قرار دیا، چنانچہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: «أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»، "سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے".

لہٰذا اسلام کرنے کو معاشرے میں رواج دینا، وہ پہلا انسانی بنیادی اُصول اور اَخلاقی عمارت تھی جسے آپ علیہ الصلاۃ السلام نے اُستُوار فرمایا، تو کچھ عَجَب نہیں کہ سَلام ایسی عمدہ صفت ہے، جس کے ذریعے دُشمنیاں زوال پذیر ہوتی ہیں، آپسی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، دلوں میں محبتوں کا بَسیرا ہوتا ہے، محنتیں وکاوِشیں رنگ لاتی ہیں، جس کے نتیجے میں اَعلی تہذیب وتمدُّن تشکیل پاتے ہیں، اور معاشرے میں عُروج وترقی کا بول بالا ہوتا ہے.

دوسری قدر، جس کی آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ترغیب دی، وہ ہے: «**وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ**»، "اور کھانا کھلاؤ"، تاکہ اِس عظیم قدر کے ذریعے معاشرے میں باہمی تعاون و یکجہتی کا جذبہ بیدار ہو، لوگوں میں باہمی ربط واِتحاد مزید سے مزید تر ہوتا جائے، جُود و عَطاء اُنکی طبیعت کا حِصّہ بن جائے، سخاوت واِطعام اُنکی عادت بن جائے، جسکے نتیجے میں رب تعالیٰ اُن سے راضی ہو، اور اپنے فضل و کرم سے اُنکو بہترین عِوَض وبدلہ عطا فرمائے، اُسی کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿**وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ**﴾، "اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرتے ہو سو وہی اس کا عوض دیتا ہے، اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے".

میرے بھائیو! تیسری قدر، آپ علیہ السلام کے اِس فرمان مبارک میں موجود ہے: «**وَصِلُوا الْأَرْحَامَ**»، "اور صلہ رحمی کرو"، تاکہ رشتوں میں مضبوطی پیدا ہو، خاندانوں و گھرانوں کے آپسی تعلقات پُختہ ہوں، اور پھر اِس قدر کا دائرہ کار اِتنا وسیع ہوتا چلا جائے کہ معاشرے کے ہر فرد کو اپنے سایۂ آغوش میں لے لے.

تو میرے بھائیو، اللہ سے ڈرو، ﴿**الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ**﴾ "جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے بچو".

اِن تین اَعلی اِیمانی و اَخلاقی اَقدار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان مبارک کو ایک عظیم ایمانی و تَعَبُّدی قَدَر پر ختم فرمایا، چنانچہ فرمایا: «وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ»، "اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو".

تو میرے بھائیو، اللہ کے بندو! رب تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلّق کو کبھی ماند نہ پڑنے دیں، آپکی جتنی بھی مصروفیات ہوں لیکن اپنے رب کا حق ضرور ادا کریں، اور اپنے اوقات میں سے کچھ وقت اپنے رب کریم و خالقِ عظیم کے ساتھ دُعاء و مُناجات کے لیے مخصوص کر لیں، تاکہ آپکا شمار اُن خوش نصیبوں میں ہو جنکے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾، "اور وہ لوگ جو اپنے رب کے سامنے سجدہ میں اور کھڑے ہو کر رات گزارتے ہیں".

لہٰذا جو شخص بھی اِن اَقدار کو اَپنائے، اِن پر ثابت قدم رہے، اور بخوبی اِنکو نبھائے، تو اللہ رب العزت اُسے سلامتی کے ساتھ دار السلام یعنی جنت میں داخل فرمائے گا. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهُ.

أَمَّا بَعْدُ، عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! اِس پَل، جبکہ ہم موسمِ گرما کی تَعطیلات کے ابتدائی ایام میں ہیں، اور ہجرتِ نبوی کے نئے سال کا آغاز بھی ہوچُکا ہے، تو ہم اپنے بچوں کو اُن کی چُھٹیوں پر مبارکباد دیتے ہیں، اور والدین کو پُرزور تلقین کرتے ہیں کہ وہ بچوں کی تربیت و نگہداشت میں بھرپور توجہ دیں، اور وہ والدین مبارک باد کے مستحق ہیں، جو اپنے بچوں کا وقت قیمتی بناتے ہیں، اُنہیں اپنے ساتھ نماز باجماعت کے لیے مسجد لے جاتے ہیں، نیک سیرت و بااَخلاق لوگوں کی مجلس میں اپنے ساتھ شریک رکھتے ہیں، کیونکہ بُری صحبت اور فراغت کے لمحات، اکثر انسان کو مُنَشِّیات کی اَندوہناک وادیوں میں دھکیل دیتے ہیں، اور ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کے موقع پر جو سب سے عظیم بات ہمیں دعوتِ فکر دیتی ہے وہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان ہے: «الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ»، "اور (حقیقی) مہاجر وہ ہے جس نے اُن تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے".

توکیا خُوب ہو، کہ ہم اِن کلمات کو اپنی زندگی کی مَشعل راہ بنالیں، لہذا سُستی و آرام طَلَبی پسِ پُشت ڈال دیں، اپنے بچوں کے بارے میں غفلت کا شکار رہنا چھوڑ دیں، اُنکی تربیت میں لاپرواہی ترک کردیں، اور اُنکے تئیں اپنی ذمہ داری دل و جان سے پوری کریں. لہٰذا ہر باپ کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے: کہ اُسکا بچہ کیسے اور کہاں اپنا وقت گُزارتا ہے؟ اور کِس کے ساتھ وقت گُزارتا ہے؟ کیا وہ اَخلاق باختہ ویب سائٹس سے محفوظ و مامون ہے؟ کیا وہ رُفقاءِ سُوء کی بُری صُحبتوں سے بچا ہوا ہے؟ اور کیا وہ اِس بات پر مطمئن ہے کہ اُسکے دوست اُسے ہلاکت خیز مُنَشِّیات کے گڑھے میں گرنے نہ دینگے؟ کیا اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک یاد نہیں؟ «إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحَفِظَ ذَلِكَ أَمْ ضَيَّعَ؟»، "بیشک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا، اُس نے اُس کی حفاظت کی یا اُسے ضائع کردیا".

اور اے وہ نوجوان! جو مُنَشِّیات کے جال میں بُری طرح پھنس چُکا ہے، سُنو، کیا تُم نے کبھی اُس حُزن و اَلَم کو محسوس کیا، جو تمھارے والدین کو اندر ہی اندر ختم کررہا ہے؟ کیا تُم نے کبھی سوچا کہ تمھارا مستقبل کیا ہوگا؟ کیا اَب بھی وقت نہیں آیا کہ تُم نشے کو خیر آباد کہہ دو، اور سنجیدگی سے اپنا علاج کرواؤ، قَبل اِس کے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تمھارے گوش گُزار نہ ہُوا: «لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى

يُسْأَلَ... عَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ»، "قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اُس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے، جب تک اُس سے پوچھ نہ لیا جائے.... اُس کے جسم کے بارے میں کہ اُسے کہاں کھپایا".

تو میرے بھائیو! اَچھی طرح جان لیں کہ ہم سب کے سب اپنی اولادوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حُضُور ذمہ دار و جوابدہ ہیں، اور ہم میں سے ہر ایک کی خاص ڈیوٹی و ذمہ داری ہے، چُنانچہ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری نِبھائے، رب تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے، اور وطنِ عزیز کی مصلحت و بھلائی کو مُقدّم جانتے ہوئے، کیونکہ یہی ہجرت کا پیغام اور اُس سے کَشید کردہ اَقدار ہیں، لہٰذا جس نے اِس پیغام کو سمجھا وہ ضرور عمل کی کوشش کرے گا، اور جس نے نُقوشِ نبوت کی پیروی کی، وہ ضرور تعمیر و ترقی اور قربانی و ایثار کے راستے پر گامزن ہو گا. ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَفِي تَعْزِيزِ رُقِيِّ مُجْتَمَعِنَا وَتَمَاسُكِهِ مُجْتَهِدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَلَبًا لِجَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، قِيَادَتَهَا وَشَعْبَهَا، وَبَرَّهَا وَبَحْرَهَا، وَسَمَاءَهَا وَأَرْضَهَا، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَحِطْهَا بِعِنَايَتِكَ، وَاحْرُسْهَا بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ، وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، يَا رَحْمَنُ. اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، فَأَنْعِمْ عَلَى الْعَالَمِ أَجْمَعَ بِنِعْمَةِ السَّلَامِ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشّيخ محمد بن زايد، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.